از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف مدھیہ پردیش

بنام

ایس ایس اکولکر

تاریخ فیصلہ: 25 جنوری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر 22 قواعد 4، 10A - فریق کی موت - قانونی نمائندوں کو گردوانا - تخفیف کے حکم کو الگ کرنا - درخواست جمع کرانے میں تاخیر - معافی - عدالت عالیہ کا انکار - قرار پایا کہ: سرکاری کاروبار میں تاخیر کے لیے عوامی انصاف کے نقطہ نظر سے اس کو زیر بحث اور نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے - عدالتِ عالیہ کا انکار درست نہیں تھا اور اس لیے اس کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا - تاخیر معاف کر دی گئی - تخفیف ایک طرف رکھ دی گئی - قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا - عدالتِ عالیہ اپیل کو دو ماہ کے اندر نمٹائے گی کیونکہ یہ ایک پرانا اپیل لمیٹیشن ایکٹ ہے - دفعہ 5۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3182، سال 1996۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے سی ایف اے نمبر 57، سال 1976 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یو این بھچوت، ایس کے اگنیہوتری اور پی کمار۔

جواب دہندہ کے لیے ایس کے گمبھیر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اجازت دی گئی۔

دونوں فریقوں کی طرف کے وکلاء کو سنا گیا۔

مدعا علیہ کا دیوانی مقدمہ نمبر 2-B، سال 1970، 20,644 روپے کی وصولی کے لیے متناسب اخراجات کے ساتھ ضلعی عدالت، مندسور نے خارج کر دیا تھا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی پہلی اپیل نمبر 76 / 57 عدالت عالیہ میں زیر التوا تھی۔ جب معاملہ 16 مارچ 1983 کو سماعت کے لیے آیا تو مدعا علیہ کے وکیل نے بتایا کہ مدعا علیہ کا 31 دسمبر 1980 کو انتقال ہو گیا تھا اور اس نے اپنے قانونی نمائندوں کے نام بتائے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 22، قاعدہ 4 کے تحت قانونی نمائندوں کے متبادل کے لیے درخواست 8 اپریل 1983 کو 15 دن کی تاخیر کے ساتھ دائر کی گئی تھی۔ تخفیف اور تاخیر کو کالعدم قرار دینے کی درخواستوں کو عدالتِ عالیہ نے خارج کر دیا تھا؛ نتیجتاً اس نے اپیل کو خارج کر دیا۔ لہذا، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ریاست کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل شری بچاوت نے دعوی کیا ہے کہ تاخیر کی مناسب وضاحت کی گئی تھی۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے اور تخفیف کو کالعدم قرار دینے میں تاخیر کو معاف کرنے سے انکار کرنا جائز نہیں تھا۔ مدعا علیہ کے وکیل، شری گمبھیر نے دلیل دی کہ مدعا علیہ کے وکیل نے ریاست کے وکیل کو موت سے آگاہ کرنے اور قانونی نمائندوں کے نام دینے کے باوجود، کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا اور نہ ہی کوئی مستعدی دکھائی گئی۔ اس لیے تاخیر کی صحیح وضاحت نہیں کی گئی۔ عدالت عالیہ کے تاخیر کو معاف کرنے سے انکار کرنا درست تھا۔ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی کہ قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے اقدامات نہ کرنے اور یہاں تک کہ یہ قبول کرنے کے لیے بھی کوئی وضاحت نہیں دی گئی کہ مدعا علیہ کو 16 مارچ 1983 کو مدعی کی موت کے بارے میں معلوم ہوا تھا، اور اگرچہ درخواست پر 7 اپریل 1983 کو دستخط کیے گئے تھے، درخواست 8 اپریل 1983 کو دائر ہونے والی تھی۔ یہ ظاہر کرے گا کہ مدعا علیہ کی طرف سے کوئی مستعدی نہیں تھی اور نہ ہی کوئی مناسب وضاحت دی گئی تھی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر مکمل طور پر نا قابل قبول اور غیر مستحکم ہے۔ آرڈر 22 قاعدہ 10A کے تحت وکیل کا فرض ہے کہ وہ کسی فریق کی موت کا علم ہونے پر عدالت کو مطلع کرے اور عدالت دوسرے فریق کو موت کا نوٹس دے گی۔ ضروری مضمرات سے قانونی نمائندوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

متبادل کے لیے تاخیر علم کی تاریخ سے چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بدنام ہے کہ سرکاری کارروائی میں کوئی بھی ذاتی ذمہ داری نہیں لیتا ہے اور ہر ایک ذمہ داری دوسرے افسر کو دے دیتا ہے۔ یہ عام علم ہے کہ عدالت عظمیٰ میں دائر ہونے والے تقریباً 50 فیصد مقدمات کو حد سے روک دیا جاتا ہے۔ نجی معاملات میں تاخیر اتنی ہی عام ہے۔ عدالت ہر مقدمے کا قابلیت پر جائزہ لیتی ہے۔ مدعا علیہ کے وکیل نے 16 مارچ 1983 کو پرنسپل مدعا علیہ اکولکر کی موت کی اطلاع دی تھی۔ یہ واضح ہو گا کہ ریاست کے وکیل کو متعلقہ افسر کو مطلع کرنا ہو گا جس کے بدلے میں قانونی نمائندوں کی مزید تفصیلات کا پتہ لگانے اور افسر کو تمام حقائق سے متعلق تفصیلات فراہم کرنے کے لیے متعلقہ افسر کو تعینات کر کے اپنے ماتحتوں کے بذریعے تفصیلات کا پتہ لگانا ضروری ہے۔ اس عمل میں تاخیر ہو گی۔ اس کے مطابق، درخواستیں 7 اپریل 1983 کو تیار کی گئیں اور اگلے ہی دن دائر کی گئیں۔ یہ واضح ہو گا کہ انہوں نے معلومات اکٹھا کرنے اور درخواست دائر کرنے میں مستعدی سے کام لیا تھا۔ اس عمل میں ایک مختصر تاخیر ہوئی تھی۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ لمٹیشن ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت تاخیر کی معافی اور آرڈر 22 کے تحت تخفیف کو الگ کرنے پر غور مکمل طور پر الگ اور مختلف ہے۔ عدالت ہمیشہ مؤخر الذکر پر آزادانہ طور پر غور کرتی ہے، حالانکہ کچھ معاملات میں عدالت اپیل دائر کرنے میں دفعہ 5 کے تحت تاخیر کو معاف کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔ اپیل دائر ہونے اور زیر التواء ہونے کے بعد، حکومت سے توقع نہیں کی جاتی ہے کہ وہ نظر رکھے کہ مقابلہ کرنے والا مدعا علیہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا ہے۔ معاملہ ریاست کے وکیل کے نوٹس میں لائے جانے کے بعد، اس کے بعد بھی اقدامات کیے گئے؛ مناسب تصدیق کے بعد دیر سے درخواست دائر کی گئی۔ یہ درست ہے کہ حد بندی قانون کی دفعہ 5 لاگو ہو گی اور تاخیر کی وضاحت درکار ہے۔ سرکاری کاروبار میں تاخیر کے لیے عوامی انصاف کے نقطہ نظر سے اس کو اجاگر کرنے اور نقطہ نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان حالات میں، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کا تخفیف کو کالعدم قرار دینے سے انکار کرنا اور قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنا درست نہیں تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاخیر کو معاف کیا جاتا ہے۔ تخفیف کو الگ کر دیا جاتا ہے اور قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ حکم موصول ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اپیل کو جلد از جلد نمٹائے کیونکہ یہ بہت پرانی اپیل ہے۔

اپیل منظور کی گئی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document